انسان کے اعمال کا ترازو

تحریر : شیخ محمد علی الصابونی سابق مدرس جامعہ ام القریٰ (مکہ کرمہ)

ترجمہ: عبدالرزاق ظہیر۔ جامعہ سلفیہ

اس دنیوی زندگی میں انسان روزی اور خوشحالی کے اسباب کی فراوانی کیلئے کدوکاوش اور جدوجہد کرتا ہے لیکن اس کا بدلہ ہمیشہ اسے یہاں دنیا کی زندگی میں نہیں ملتا ۔اس کا بدلہ اور نتیجہ تو محض اسے آخرت میں ملے گا اور وہ اپنی محنت وکاوش کا پھل یا تو خوش بختی اور نعمتوں کی صورت میں پائے گا یا بدبختی اور جہنم کی شکل میں۔

یا یھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملا قیه(سورۃ الانشقاق ۶)

ترجمہ:اے انسان تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کرکے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔

الکدح کہتے ہیں مقصود کے حصول کیلئے جدوجہد کرنا۔ بلاشبہ اللہ رب العزت نے دنیا کو دارالعمل (کام کرنے کی جگہ) بنایا ہے اور آخرت کو دارالجزاء (بدلے کی جگہ) بنایا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ(سورۃ الزلزال ۸.۷)

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

محنت وکاوش دنیا میں ایک ہی ہے لیکن انجام اور نتیجہ مختلف ہے ۔جس شخص کی محنت وکوشش اپنے رب کی فرمانبرداری میں ہے وہ اہل جنت میں سے ہے اور جس کی محنت وکاوش کا مقصد صرف اپنی خواہشات کا حصول اور پیٹ بھرنا ہے تو وہ جہنمیوں میں سے ہے اور اللہ رب العزت نے اپنی کتاب محکم میں بھی اس چیز کی وضاحت فرمائی ہے اس کا فرمان ہے:

"من کان یرید الحیاۃ الدنیاو زینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا و ھم فیھا لا یبخسون. اولئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار و حبط ما صنعوا فیھا و باطل ما کانوا یعملون"(ھود ۱۶)

ترجمہ: جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر ریجھا ہوا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہاں سب باطل ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہوئے۔

اور اللہ رب العزت نے فرمایا:

"ان الذین لا یرجون لقاء نا ورضوا بالحیاۃ الدنیا و اطمانوا بھا والذین ھم عن آیاتنا غافلون .اولئک ماوھم النار بما کانوا یکسبون"(یونس ۸.۷)

ترجمہ: جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ اپنی دنیوی زندگی پر راضی ہوگئے ہیں اور اسی میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک کامل اور مستحکم ترازو مقرر کردیا ہے جس میں انسان اپنے آپ کو دیکھ سکتا ہے کہ آیا وہ خوش نصیبوں (جنتیوں) میں سے ہے یا بدبختوں (دوزخیوں) میں سے ہے۔

یہ میزان بڑا مضبوط ہے آپ کے بس میں ہے کہ اسی دنیا میں آخرت سے قبل اپنی پہچان کرلیں کہ آیا آپ بدنصیب ہیں یا خوش نصیب؟ کیا عنقریب آپ کا ٹھکانا جنت ہوگا (ان شاءاللہ) جو امن وسلامتی کا گھر ہے یا دوزخ جو بدبختی اور تاریکیوں کا گھر ہے۔؟

اب آپ ذرا خود اپنے آپ کو اس ترازو میں تول کر دیکھیں فرمان الٰہی ہے:

"فاما من طغیٰ و آثر الحیاۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوی. و اما من خاف مقام ربه ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی"(النزعت ۳۷ تا ۴۱)

تو جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔

اور نبی کرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"من کانت الدنیا ھمه جعل اللہ فقرہ بین عینیه وفرق علیه شمله ولم یاته من الدنیا الا ما قدر له ومن کانت الاخرۃ ھمه جعل اللہ غناہ فی قلبه و جمع علیه شمله و اتته الدنیا و ھی راغمۃ (سنن ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ

باقی صفحہ نمبر 43 پر